مدینۃ المسیح علیہ السلام

لاہور کی خبریں۔ خطوط کے ذریعہ نیز آنے والوں کی زبانی دن رات میں عموماً دو دو تین تین دفعہ مل جاتی ہیں۔ حضرت کے مریدان با اخلاص اُنکے سننے کو ہمہ تن اشتیاق و انتظار رہتے ہیں ؂

چودھری فضل احمد خاں صاحب مینجر اخبار ہذا اپنی شادی سے فارغ ہو کر رخصت پوری ہونے کے بعد ۱۰ جولائی کو واپس دار الامان پہنچ گئے۔ مبارک!

احمدیہ ہوٹل کے نام سے جو دکان سید عزیز الرحمن صاحب قصبہ میں کھولنے والے تھے اس کا ۸ جولائی کو افتتاح ہو گیا ہے سکول کے کچھ بورڈروں کے کھانے کا انتظام بھی فی الحال اسی میں ہو گیا ہے۔ ایام تعطیل اور خاص کر رمضان المبارک میں اُمید ہے کہ طلباء و دیگر اشخاص کو اس کے اجراء سے آرام ملیگا۔ سامان خورد و نوش عمدہ ہو گا اور نرخ واجبی تو لوگ خود بخود دوڑینگے۔

اخبار احمدیہ

ڈیرہ غازیخاں سے ایک مخلص دوست حضرت کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ . . . . کا برتاؤ پہلے تو ناگوار و دل شکن تھا مگر جب سے حضور نے دُعا فرمائی۔ اور تسلی کا خط ارسال فرمایا اس وقت سے بہت نرمی و شفقت فرمانے لگے ہیں۔ حضور کی دُعائیں ضرور بارگاہ رب ذو الجلال میں مستجاب ہیں۔ فالحمد للہ ؂

شیخپورہ (گجرات) سے میاں الٰہی بخش صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ بھائی حسن محمد قوم جٹ فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں ؂

حضرت میر صاحب قبلہ کی رپورٹ سفر کا خلاصہ حسب ذیل ہے ۱۵ جون کو بٹالہ و گورداسپور۔ دہرم کوٹ وغیرہ میں تشریف لیگئے اور ایک سو تین روپے داخل کئے پھر بسبب آشوب چشم قادیان آگئے۔ اور ایک ہفتہ یہیں رہے پھر آپ کی تحریک بٹالہ سے ۲۰۰ دو سو اور وصول ہوئے پھر امرت سر سے چل کر متفرق مقامات میں ہوتے ہوئے مردان تک تشریف لے گئے۔ اور واپسی پر بہلوال کے قریب چک ۶۲ میں پہونچے۔ وہاں آپ کی طبیعت علیل ہو گئی۔ اس سفر میں سات سو دو ۷۰۲ روپے قادیان بھیجے۔ پھر آپکی تحریک سے لاہور سے پچاس روپے اور امرت سر سے ساٹھ روپے۔ کل روپیہ آنکرم کی سعی سے مبلغ ۱۱۱۵ وصول ہوئے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزا ؂

گجرات سے جناب ماسٹر ہدایت اللہ صاحب پنشنر سکول ماسٹر مطلع فرماتے ہیں کہ ۱۲ ماہ حال سے آپ پنشن یاب ہو گئے ہیں اس واسطے آئیندہ آپکے نام کوئی خطوط یا اخبارات گورنمنٹ سکول کے پتہ پر نہیں بلکہ مور دروازہ گجرات کے پتہ پر جایا کریں

اظہار حقیقت کے نام سے ایک نہایت اہم مضمون حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ نے پچھلے دنوں پیسہ اخبار میں چھپوایا تھا۔ اس میں پیغامیوں کے صدق و دیانت کی بڑے پُر زور پیرایہ میں بدلائل قاطعہ قلعی کھولی گئی ہے۔

لاہور کے مشہور مخلص احمدی اخویم مکرم **قاضی فضل کریم** صاحب

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام میں چھپ کر شائع ہوا)

بھیروی نے بڑی تقطیع کے دو ورقہ پراس کو اپنی طرف سے مُفت تقسیم کرنے کے لئے بہت عمدہ چھپوایا ہے احباب صرف محصول ڈاک بھیج کر منگا سکتے ہیں۔ پتہ یہ ہے:۔

قاضی فضلکریم صاحب گودام میاں محمد امین صاحب سوداگر چرم۔ لنڈہ بازار لاہور

ایک صاحب نے حضرت اقدس سے دریافت کیا کہ حُقّہ پینا کیسا ہے؟ حضور نے ان کو یہ جواب ارقام فرمایا ؛ "مکرمی السلام علیکم۔ حُقّہ پینا ناپسند امر ہے۔ گو حرام نہیں لیکن لغو اور داخل اسراف ہے۔ اور نقصان دہ شے ہے پس ہر ایک احمدی کو اس سے اجتناب لازمی ہے۔"

لاہور کی اطلاعات تازہ (مورخہ ۱۰ جولائی۔ موصولہ ۱۱ جولائی) کا ماحصل یہ ہے کہ:۔

"پیغامیوں کے سامنے شرائط مباحثہ پیش کر دیگئی ہیں۔ جن میں ہم مدعی ہیں۔ اور ان تین مسائل پر تین تین تقریریں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ فرمائیں گے۔ اور دو دو مولوی محمد علی صاحب۔ نبوت مسیح موعود۔ مسئلہ خلافت خلافت احمدیہ۔ چونکہ تمام شرائط ابھی طے نہیں ہوئی ہیں لہذا ان کا لکھنا قبل از وقت ہو۔ قرائن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مباحثہ ماہ رمضان کے بعد ہو گا۔ اُسی وقت شرائط وغیرہ بھی طے ہونگی۔ ہماری طرف سے تو کوشش یہی ہو رہی ہے کہ مسئلہ نبوت پر ایک دن تقریریں ہو ہی جائیں۔ اور باقی مسائل پر رمضان کے بعد سہی۔ اگر انہوں نے یہ بات مان لی تو کچھ اور قیام رہے گا۔ ورنہ خود حضرۃ صاحب (مع رفقاء) سوموار کو لاہور سے روانہ قادیان ہو جائینگے۔ اتوار کو بعد نماز مغرب حضرت کا پبلک لیکچر ہوگا جس میں معززین شہر کو مدعو کیا جائے گا۔ اور آج رات کو مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا لیکچر ہو گا۔ ہرسیاں ضلع جالندھر کے احمدیہ جلسہ پر حضرت صاحب نے حافظ جمال احمد اور مولوی عبداللہ صاحب جیبنی کو بھیجا ہے۔ کل رات کو حضور کی ملاقات کے لئے پنڈت رام بھجدت صاحب بی۔اے پلیڈر مالک اخبار ہندوستان۔ سردار امر سنگھ صاحب ایڈیٹر لائل گزٹ اور مسٹر رام رچپال سنگھ صاحب شیدا دہلوی ایڈیٹر ہندوستان تشریف لائے۔ تھوڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ حضرت صاحب کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ اور دن بدن آرام ہو رہا ہے۔"

۹۔ جولائی کو لاہور سے چلی ہوئی خبروں کا خلاصہ:۔ کل جناب حافظ صاحب کا لیکچر اِس بات پر ہوا کہ حضرت مسیح موعود کو کس طرح پہچانا جائے؟ لیکچر قریباً دو گھنٹے رات کے وقت ہوا گو گرمی کا موسم اور تکلیف زیادہ تھی لیکن قریباً چار سو آدمی موجود تھے۔ جن میں غیر احمدی بھی تھے۔ لیکچر بہت کامیابی اور عمدگی سے ہوا۔ آج صبح کو میر محمد اسحٰق صاحب کا لیکچر سلسلہ کے اندرونی اختلاف پر ہوا جو بہت مدلل اور پُر اثر تھا۔ سامعین جزاک اللہ کے نعرے بلند کر رہے تھے۔ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح نے خود فرمایا۔ رات کو مفتی محمد صادق صاحب کا لیکچر ہوگا۔ پیغامیوں کو یہاں تک کہہ دیا گیا ہے کہ "ہم پبلک مباحثہ کے لئے تیار ہیں تقریر بھی حضرت میاں کرینگے"۔ (از رپورٹر الفضل)

لاہور سے آنے والوں کی زبانی آج ۱۱ جولائی کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پیغامی حضرات غالباً مباحثہ نہیں کرینگے کیونکہ وہ اس کے لئے تیار نہیں۔ واللہ اعلم۔ ابھی قطعی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ حضرت صاحب کے ورود مسعود کی خبر پاکر بیرونجات کے بھی بہت سے احباب لاہور پہنچ گئے ہیں؟

خبریں

جنگ لنڈن سے ۷ جولائی کی تار خبر ہے کہ برطانیہ کے ایک ہوائی آبی جہاز نے سمرنا اور ایلوالی پر بم گرائے ❊

دردانیال کی خبروں میں ۸ جولائی کا پیام برقی منظر ہے کہ ترکوں نے ۵ جولائی کو نہایت شدید گولہ باری کی۔ انہوں نے کم از کم ۵ ہزار بھاری گولے پھینکے جو جنوبی میدان کارزار میں ایک حملہ عام کی تمہید تھے۔ مگر اتحادی جمعیت نے بڑی جانبازی سے داد مردانگی دی۔ اور غنیم کو اپنے دھاوے میں ناکامی ہوئی۔ افواج متحدہ کی لائن پر کوئی اثر نہیں ہوا بلکہ دشمن ہی کو مزید نقصان جان پہنچا ❊

انور پاشا کی نسبت لنڈن سے ۹ جولائی کا تار ظاہر کرتا ہے کہ وہ جنرل لیمان سانڈرس مجروح کی جگہ اس وقت گیلی پولی کی کمان پر مقرر ہوا ہے ❊

پولینڈ کے جنوب مشرقی علاقہ میں بدستور خونریز لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ ایک آسٹرین اطلاع (۶/۷) میں رُوسیوں کی نسبت لکھا ہے کہ وہ پسپا ہو رہے ہیں۔ اور آسٹروی سپاہ ان کا تعاقب کر رہی ہیں بلکہ چند چوٹیوں پر قبضہ بھی کر چکی ہے مگر پایہ تخت رُوس کی سرکاری خبریں اس کے خلاف واقعات کا پتہ دیتی ہیں ❊

اطالوی معرکوں کی نسبت ریوٹر کا بیان ہے کہ پچھلے پیر کے دن غنیم کی زبردست فوجوں نے پنیرو اور راشالون کے مورچوں پر حملہ کیا لیکن بقول اٹلی والوں کے انہیں پسپا کر دیا گیا ❊

دریائے فرات پر جو جنگی کارروائی ہو رہی تھی۔ اس کے متعلق ایک سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ ترک ۵ ماہ حال کو سوق الشیوخ سے نقصان شدید اُٹھا کے پسپا ہوئے۔ اور انکی ایک پارٹی نے اطاعت قبول کر لی ❊

مشرقی معرکہ کارزار کے متعلق لنڈن سے ۸ جولائی کا پیام برقی منظر ہے کہ وہاں رُوسیوں کو کمک پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے اس کی زبردست ریزرو فوج کے شامل ہو جانے سے جنگ اب بہت زیادہ شدت پکڑ گئی ہے ❊

جنگ بالٹک کی ایک نئی شاخ حال میں پیدا ہو گئی ہے جس کی نسبت کوپن ہیگن کی تار خبر ہے کہ مشرقی گاٹلینڈ کی طرف سے سمندر میں گولہ باری کی آوازیں آتی رہیں ❊

لاہور کی تازہ ترین خبر

۱۱ جولائی کی شام کو منشی بدر بخش صاحب لاہور سے قادیان پہنچے۔ انکی زبانی معلوم ہوا کہ پیغامی مجوزہ مناظرہ سے "گریز کر گئے ہیں" اور نہیں کہہ سکتے کہ ماہ رمضان کے بعد بھی وہ اس کے لئے تیار ہونگے کیونکہ جہاں تک واقعات و قرائن قویہ سے ثابت ہوتا ہے ان کا اس میدان میں آنے سے پہلوتہی کرنا کسی عذر معقول اور حق واجبی کی بناء پر نہیں بلکہ محض ہیبت حق کے آگے ہتھیار ڈال دینے اور جان چھپانے کے طور پر ہے۔ رات کی گاڑی سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بھی لاہور سے واپس آگئے انکی باتوں سے بھی انہی حالات و خیالات کی تصدیق و تائید ہوتی ہے لہذا اب حضرت صاحب لاہور میں مزید قیام نہ فرمائینگے بلکہ ۱۲ جولائی کی صبح کی گاڑی میں وہاں سے چل کر انشاء اللہ دس بجے بٹالہ اور ظہر کے وقت تک اپنے مقام خلافت دارالامان قادیان میں رونق افروز ہوئے [?]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان ۱۳ جولائی ۱۹۱۵ء

امام اولوالعزم

خلیفۂ برحق حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہٖ کا سفر لاہور

اہل شہر کو تبلیغ اور منکرانِ خلافت پر اتمام حجت

(نمبر ۱)

اللہ تعالیٰ کی حکمت کے اسرار اور اس کی قدرت کے کرشمے کون ہے جو سمجھ سکے۔ جیساکہ سمجھنے کا حق ہے۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت ایک عرصہ سے خراب رہتی تھی۔ حلق کی شکایت کا علاج معالجہ برابر ہوتا رہا۔ کبھی کچھ افاقہ ہو جاتا تھا کبھی شکایت پھر عود کر آتی تھی۔ آخر پچھلے دوشنبہ کو حضرت نے ارادہ ظاہر فرمایا کہ ڈاکٹری معائنہ کی غرض سے بدھ کو لاہور جانا ہے۔ خدام کو ہدایات دی گئیں کہ فلاں فلاں ساتھ چلیں۔ اور باقی سب قادیان میں رہیں۔ چنانچہ حسب الارشاد جو کچھ عملدرآمد ہوا اسکی تفصیل اطلاعیں گذشتہ اشاعت میں ہدیہ ناظرین کی جا چکی ہیں:۔

گو سفر لاہور کی یہ تقریب بظاہر حضور کی ناسازئ طبع پر مبنی ہو۔ لیکن اس کی تہ میں اللہ تعالیٰ نے اور بھی بہت سی مصالح رکھی تھیں۔ جن سے مخالفین پر حجت پوری ہو۔ سلسلہ عالیہ و خلافت حقہ کی غیبی تائیدات کو اہل لاہور بچشم خود دیکھ لیں۔ اور حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کے جوش تبلیغ و عزم مقبلانہ کا پُراثر نظارہ بھی ایک بار پھر اُسی شان سے لوگوں کے سامنے آجائے۔ جیساکہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں متعدد مرتبہ دیکھنے کا موقعہ ملا ہو گا۔

حاسدوں۔ بد اندیشوں اور از راہ نفسانیت عناد و عداوت رکھنے والوں کو کچھ نہ سوجھے تو ان کی قسمت۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیں تو اس مبارک عہد خلافت اور خود جناب خلافت مآب کی ذات والاصفات میں سارا سماں وہی نظر آتا ہے جو کبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں دیکھا کرتے تھے۔ وہی رجوع خلائق ہے وہی مُریدان با اخلاص کا پروانہ وار آپ پر نثار ہونا۔ آپکے قلب صافی میں حمایت حق کا وہی جوش۔ تبلیغ و اشاعت اسلام کی وہی دُھن۔ خدام کے ساتھ وہی "خلق عظیم" والا برتاؤ۔ غرض جو بات ہے اُسی طرز ترکیب پر۔ کیوں نہ ہو۔ خدا تعالیٰ خود خبر دے چکا ہے کہ مصلح موعود حسن و احسان میں جری اللہ فی حلل الانبیاء کی نظیر ہو گا (مفہوم الہام) پھر ماشاء اللہ اُسی زور شور سے معاندین کے مقابلہ میں آپ کی تائید و نصرت ہوتی ہے۔ جس عالی ہمتی اور عزم و استقلال سے آپ دینی اغراض کی جانب متوجہ ہیں اُسی سرعت سے مخلوق جُوق در جُوق آپ کی طرف کھنچی چلی آرہی ہے۔ تاریکی کے فرزند پرواہ نہ کریں۔ مگر جو سعید الفطرت ہیں۔ اور نُور و ہدایت کے سچے طلب گار وہ تو برابر خدا کے اس عظیم الشان برگزیدہ کو شناخت کرتے جاتے ہیں کہ یہ وہی ماہِ منیر ہے جس کی نسبت مسیح موعودؑ کو وعدہ دیا گیا تھا کہ ؎

کردگا دُور اُس مہ سے اندھیرا ٭ تو دیکھیگا کہ اک عالم کو پھیرا

اور جس کی زبان مبارک پر خود بھی کسی وقت خاص میں یہ الفاظ جاری ہو چکے ہیں ؎

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا
میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

قادیان سے روانگی

آپ بدھ کی فجر کو نماز سے بھی پہلے روانہ ہوتے ہیں۔ رستہ میں نماز ادا فرما کر بٹالہ پہنچتے ہیں۔ بیرونجات کے احباب کو پہلے سے کافی اطلاع و مہلت بھی نہیں ملنے پاتی۔ مگر امرتسر لاہور وغیرہ سٹیشنوں پر ماشاء اللہ پھر بھی اس گرمجوشی سے آپکا استقبال و خیر مقدم ہوتا ہے جیسے ملائکہ نے دلوں میں القاء کر کے حضور کے خدام کو بتعداد کثیر فراہم کر دیا ہو فالحمد للہ ٭

لاہور میں ورود مسعود

۷۔ جولائی (چہارشنبہ) کی صبح کو دس بجے حضرت صاحب مع خدام و رفقاءِ عالیمقام بخیریت تمام لاہور پہنچے سٹیشن پر کم و بیش سو آدمی حضور کو سر آنکھوں پر لینے کے لئے موجود تھے جو ہاتھوں ہاتھ اپنے امام محترم اور تمام مہمانان مکرم و معظم کو گاڑیوں میں بٹھلا کر شہر لے گئے ٭

قیام گاہ

لاہور کی سرگرم و مخلص جماعت (مبائعین) نے حضور کے فروکش ہونے اور تواضع و مدارات کا سارا سامان پہلے ہی کمال مستعدی و سرعت سے کر رکھا تھا۔ میاں چراغ الدین صاحب کے مکان کے پاس ایک عالی شان مکان ہے اس کے صحن میں بہت بڑا شامیانہ نصب ہے، چھ سات کمروں میں فرش فروش چارپائیوں پنکھوں وغیرہ کی قسم سے جملہ ضروریات مُہیّا کر دی گئی ہیں۔ حضور کے خدام اپنی اپنی خدمت پر مامور۔ موجود و مستعد ہیں۔ فجزاہم اللہ۔

حضرت اولوالعزم کی حالت صحت۔

ہر چند کہ حضور کی طبیعت ناساز تھی۔ اور بظاہر اسی وجہ سے سفر لاہور کی زحمت گوارا کیگئی۔ لیکن تبلیغ حق کا جوش جو ہمہ وقت حضرت کے دل میں موجزن رہتا ہے۔ اس نے یہ اثر دکھایا کہ ڈاکٹری معائنہ کے بعد معمولی چارہ سازی ہی سے صحت کی جانب سے تو بفضلہ تعالیٰ خاصہ اطمینان ہو گیا اور حضور کی توجہ و ہمت زیادہ تر مہمات دین کی ہی طرف منعطف و مصروف ہو گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ٭

حضرت کے ارادے

جیساکہ ہم پچھلے پرچہ میں مختصراً ذکر کر چکے ہیں۔ حضرت نے تبلیغ و اتمام حجت کی غرض سے چند نہایت اہم تجاویز اپنے مخلص خدام کو سمجھائیں۔ جنہیں سے ایک یہ تھی کہ غیر احمدی معززین و رؤساء شہر کو دعوت دیجائے اور انہیں بلا کر خوب اچھی طرح تبلیغ کا حق ادا کیا جائے۔ دوسری تجویز یہ فرمائی کہ آج (۸ جولائی) کی رات کو شہر کے تمام بڑے بڑے محلوں میں ایک ہی وقت ہمارے واعظین تبلیغی وعظ و تقریریں کریں تاکہ سارے شہر میں اک دُھوم مچ جائے۔ جدھر نکلو اُدھر احمدیت ہی احمدیت کی گونج سنائی دے۔ اور صبح کو لوگ جگہ جگہ ہماری دعوت الی الخیر کا ہی چرچا کرتے ہوں۔ تیسرے یہ کہ پیغامیوں پر اس دفعہ پوری طرح حجت تمام ہو جائے وغیرہ وغیرہ۔ یہ ارادے خدا کے فضل سے ایک حد تک پورے ہو گئے۔ اور اُمید ہے کہ باقی بھی مصالح الٰہی کے ماتحت اپنے اپنے وقت پر پورے ہونگے جیساکہ ناظرین نے اب تک سُنا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ سنتے رہیں گے ٭

پیغامیوں سے نامہ و پیام

جس روز حضور رونق افروز لاہور ہوئے اُسی دن (۷ جولائی کو مولوی محمد علی صاحب وغیرہ کے نام اس مضمون کا رقعہ بھیجا گیا:-

مکرم معظم جناب مولوی محمد علی صاحب -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بہ تقریب تشریف آوری حضرت خلیفۃ ثانی ہم عاجزان نے چند احباب کو تناول ماحضر کے واسطے دعوت کی ہے - اور خواہشمند ہیں کہ اس دعوت میں آپ بھی تشریف فرما ہوں - اس موقعہ پر حضرت خلیفہ صاحب نے مسائل متنازعہ فیہا کے متعلق ایک تقریر فرمانا بھی منظور کیا ہے جو کہ یہ ایک بہت مبارک موقعہ ہے - اس لئے ملتمس ہیں کہ آپ اس دعوت کو مسنونہ قبولیت کا شرف بخشیں - اور مکان مبارک منزل پر تشریف لا کر شمولیت دعوت سے مشکور فرمائیں ہمیں اُمید ہے کہ اس سے بہت برکات حاصل ہونگی - وقت دعوت بعد نماز شام ۸ جولائی ہوگا ؛

خاکساران (میاں) محمد امین (صاحب) سوداگر چرم و (میاں) چراغ الدین (صاحب) گورنمنٹ پنشنر احمدیاں

یہ دعوتی رقعہ لیکر الگ الگ آدمی مولوی محمد علی صاحب مرزا یعقوب بیگ صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کی طرف گئے - مولوی محمد علی کی جانب مفتی محمد صادق صاحب اور خانصاحب ذوالفقار علی خاں صاحب گئے تھے اور زبانی لائے کہ مولوی محمد علی صاحب نے دعوت منظور نہیں کی - ڈاکٹر محمد حسین نے نہیں - اور باقی دو نے کہا کہ مشورہ کر کے جواب دینگے - اگلے دن ڈاکٹر محمد حسین صاحب کا جو تحریری جواب آیا - وہ بھی عدم قبول دعوت کے عذرات پر مشتمل تھا ؛

تشکر

ان پیغامی بزرگوں نے دعوت اور دوستانہ تبادلہ خیالات سے تو گریز کیا ہی لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب باقاعدہ مباحثہ و مناظرہ کو بھی بطائف الحیل ٹال رہے ہیں جیسا کہ ناظرین کو اسی اشاعت میں لاہور کی تازہ اطلاعات سے پتہ لگیگا - حالانکہ جب انہیں وسیع القلبی عالی ظرفی اور آشتی پسندی کے لمبے چوڑے دعوے ہیں تو ان کا یہ فرض ہونا چاہیئے تھا کہ ہماری جماعت کو کسی راہ سے گریز کا موقعہ نہ دیتے - برخلاف اس کے ہمارا امام ہمام انکے گھر پہنچ کر ہر طرح اُنکی حجت پوری کرنا چاہتا ہے اور وہ ہیں کہ پیچھے ہٹتے چلے

[illegible] حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کے زود وصال سے آج تک ان لوگوں نے کتنے رنگ بدلے - اور نت نئی وجوہ اختلافات کی آڑ لی - ہر ایک کی نیت و باطن کو تو خدا ہی [illegible] خوب جانتا ہے لیکن یہ ہمارا ایمان ہے کہ حق آشکار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا چنانچہ ارباب بصیرت تو پہلے ہی [illegible] اس کا مشاہدہ کر چکے ہیں مگر اب انشاء اللہ وہ وقت قریب ہے کہ عام طور سے بھی لوگوں پر یہ بات کھل جائیگی کہ معاندین خلافت کو صدق [illegible] تعلق ہے - (باقی دارد)

یہ معمولی ملازم کون تھا؟

"قادیانی مُریدوں کی قربانی" کے عنوان سے ہمعصر آریہ گزٹ اپنی اشاعت مورخہ ۲ جولائی میں سلسلہ حقہ احمدیہ کی نسبت لکھتا ہے کہ اس فرقہ کو جاری ہوئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا - ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے ایک معمولی سرکاری ملازم نے اس مذہب کو چلایا - اور اس کے پیرو بھی پیدا ہوگئے - اور بعد ازاں اس کے دو ٹکڑے بھی ہو گئے - لیکن قادیانی مُریدوں کی قربانی کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے یہ چھوٹا سا محدود فرقہ اس وقت کمال تیزی سے اپنے خلیفہ کے لئے مُرید اکٹھے کر رہا ہے یہی نہیں بلکہ اُسے دولت سے بھی مالامال کر رہا ہے - قادیانی مُرید وصیت بر وصیت کر رہے ہیں - الخ"

ہماری جماعت کی قربانی خدا کے فضل سے فی الواقعہ لائق تحسین و صد مرحبا ہے (اللّٰھم زد فزد) لیکن مہاشہ جی خوشحال چند نے ناحق اس بھونڈے اور حاسدانہ پیرایہ میں تعریف کی زحمت گوارا کی جسے کوئی سمجھدار آدمی صفت کرم داشتن کا بھی درجہ نہیں دے سکتا - "دو ٹکڑے" ہوجانے کا سوال بھی ذرا ٹیڑھا ہے خود وہ بیچارے ابھی تک اس کو حل نہیں کر سکے - جنھوں نے مرکز سے کٹ کر اپنا بھی کھایا کرایا سب اکارتھ کھویا - اور نا اہل کم فہموں کے نزدیک جماعت کو بھی ضعف پہنچایا بلکہ بدنام کیا - پھر مہاشہ جی تو اس مسئلہ کو کیا سمجھیں گے ؟ "چھوٹا سا محدود فرقہ" بھی ہمعصر مذکور نے محض جی خوش کرنے یا اپنی تسلی کو بہلانے کی غرض سے لکھ دیا ہوگا ورنہ وہ خوب جانتا ہے کہ خدا کے فضل سے اس جماعت کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے - اور اس وقت اس کے افراد کم و بیش تعداد میں ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں بلکہ بفضلہ تعالیٰ روز بروز بڑھتے جاتے ہیں - ہاں مگر اس کی نسبت ہمیں اپنے مہربان معاصر سے کچھ کہنا ہے کہ وہ "معمولی ملازم" کون تھا جس نے اس مذہب کو چلایا ؟ مہاشہ جی ! تجاہل عارفانہ کرتے ہو یا فی الواقعہ تم کو معلوم نہیں کہ وہ کون تھا جس کا ذکر تم نے اس بے ادبی و گستاخی سے کیا - کیا آریہ سماجی ابھی سے بھول گئے کہ وہ کس شان کا انسان تھا یاد رکھو "یہ معمولی ملازم" وہی تھا جس نے ویدک دھرم کی قلعی کھول کر رکھ دی اس کے لچر عقائد اور خلاف تہذیب اصول مذہبی کی پردہ دری کر کے ثابت کر دیا کہ ایسا دین دھرم ہرگز فطرت انسانی کے مطابق ممکن العمل معقول اور قابل قبول مذہب نہیں ہو سکتا - ہاں یہ "معمولی ملازم" وہی تھا جس کی بد دُعا سے بزرگان اسلام کو گندی گالیاں دینے والا - خدا کے راستبازوں پر ناحق اپنی زبان کی چھری چلانے والا - تمہارا "شہید" ملائکہ شداد غلاظ کے خنجر سے ہلاک ہوا ؎

جس کی دُعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

ہاں اُسی "معمولی ملازم" کے مشن کی عدو سوز کامیابی درحقیقت اس وقت تم کیا اور بھی بہت سے حساد کے لئے سوہان رُوح بن رہی ہے سو نہیں چاہیئے کہ ہر میدان میں اُسی کا ساتھ دینے والے خدا سے لڑیں - اگر طاقت رکھتے ہیں - ملازم سرکاری ہونا تو بڑی چیز ہے لیکن اگر معاذ اللہ وہ خدا کی طرف سے نہ تھا تو غیرت داروں کیلئے تو یہ غم بھی کچھ کم نہیں ہو سکتا کہ ہائے یہی چار ہاتھ پاؤں اُسکے بھی تھے جو ہمارے ہیں پھر اس کو یہ بات حاصل ہو گئی اور ہم یونہی اپنی قسمت کو روتے رہے - عبرت !

اُردو کی ایک اہم فضیلت

اُردو - ہندی - اُردو گورمکھی کے جھگڑے مدت سے چلے آتے ہیں لوگ اپنی اپنی دل پسند زبان کی حمایت مختلف وجوہ سے کرتے ہیں کوئی ملکی کوئی قومی کوئی مذہبی اور کوئی محض لٹریری (ادبی) نقطہ نظر سے کسی ایک زبان کا طرفدار بن کر اسکے فضائل و فوقیت کے دلائل دیتا ہے - ہم یہاں اس طویل و ناگوار بحث کو نہیں چھیڑتے کہ ان حامی کاروں میں اخلاص کہاں تک ہے اور ذاتی اغراض و مفاد کا دخل کہاں تک - لہٰذا بجملہ ہم بھی اُردو کی نسبت کم از کم اتنا ضرور کہیں گے کہ اسوقت خدا کے فضل سے ایک نہایت اہم فضیلت اسکو ایسی حاصل ہے جو عربی کے بعد کسی معاصر زبان کو نہیں لیکن ہمارا خیال ان سب سے جُدا ہے وہ یہ کہ خدا کا برگزیدہ مسیح موعود مہدی مسعود - کرشن اوتار (صلوٰۃ اللہ علیہ) زیادہ تر اسی خاک پاک ہند کی لنگوا فرنیکا میں خدا سے ہمکلام ہوتا تھا اسی میں اُس نے بڑی بڑی ضخیم کتابیں لکھیں کتابیں بھی کوئی داستان امیر حمزہ یا طلسم ہوش ربا وغیرہ لغویات نہیں بلکہ خدادانی و خدا ترسی کے حقائق و معارف سے لبریز وہ وہ پاکیزہ و لاجواب صحیفے جن کی نظیر تلاش کرنا عبث ہو گا پس اس وجہ سے نہیں کہ یہ نام نہاد مسلمانوں کی قومی زبان ہے اسلئے نہیں کہ وہ کسی اسلامی تاجدار کے عہد میں پیدا ہوئی اس غرض سے نہیں کہ اگر اس کو فروغ و ترقی ہو تو مسلمانوں کیلئے زیادہ سہولت و منفعت ہوگی بلکہ اس واسطہ اور محض اسی وجہ سے کہ خدا نے اپنے مامور کو اس میں مکالمہ و مخاطبہ کا شرف عطا فرما کر اس کو عزت دی - ہم بڑے زور اور اسی خدا کے بھروسہ پر دعوے سے کہتے ہیں کہ کوئی انسانی مخالفت یا ریشہ دوانی اس زبان کو مٹا نہیں سکتی بلکہ انشاء اللہ عربی کے ساتھ اس کی ہر دلعزیزی و مقبولیت بھی دن بدن زیادہ ہی ہوتی جائے گی اگر کوئی طاقت اس کے مقابلہ میں زور لگا سکتی ہے تو لگا کر دیکھ لے - لاحول ولا قوۃ الا باللہ ؛

دربارِ خلافت

(الفضل کے لوکل رپورٹر نے قلمبند کیا)

مجددوں کی بعثت اور ان کے ماننے کی ضرورت

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ مجھے بتایا جائے۔ کہ مرزا صاحب (حضرت مسیح موعودؑ) نبی کس طرح تھے۔ چونکہ سائل باوجود اپنے علاقے کا رئیس اور پیرزادہ ہونے کے اَن پڑھ اور دینی مسائل سے ناواقف تھا۔ اسلیئے حضور نے اسکی قابلیت اور حالت کے مطابق چند نہایت آسان اور موٹی موٹی باتیں بیان فرمائیں۔ جو ناظرین کرام کی خاطر ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔

حضور نے اس سے پوچھا۔ کہ آپ حضرت مرزا صاحب کے باقی تمام دعووں کو مانتے ہیں یا نہیں۔ اس نے کہا کہ "وہ نہیں"۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ کہ میں پہلے آپ کو ابتدار سے بتاتا ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان اللہ یبعث علیٰ رأس کل مأتہ سنۃ من یجدد لہا دینہا۔ خدا کا وعدہ ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجا کرے گا۔ جو دین کی اصلاح کریگا۔ گندی باتیں دور کرے گا اور اسلام کی تعلیم کو پاک و صاف کرے گا۔ اِدھر قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کہ ہم نے قرآن کو اُتارا ہے۔ اور ہم ہی اسکی لفظی و معنوی ہر طرح کی حفاظت کرینگے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جس قدر قرآن شریف کی حفاظت کے اسباب مہیا ہوئے ہیں۔ اور کسی کتاب کے لیئے نہیں ہیں۔ ہزار ہا لوگوں نے اپنی عمریں اسکی خدمت میں صرف کر دی ہیں۔ اور بڑی بڑی ضخیم کتابیں لکھی ہیں جنتے کہ الفاظ اور زبروں۔ زیروں پیشوں کو بھی گن رکھا ہے۔ الگ الگ قرائتیں ابھی تک محفوظ ہیں۔ لاکھوں ایسے آدمی ہیں جنہوں نے قرآن شریف کا ایک ایک لفظ زبانی یاد کیا ہوا ہے پھر لاکھوں اور کروڑوں قرآن کے نسخے چھپکر شائع ہو چکے ہیں اور ہر ایک ملک میں مسلمانوں کے ہونے کی وجہ سے پھیلے ہوئے ہیں اگر خدانخواستہ کوئی ایسا وقت آئے کہ کوئی گورنمنٹ یہ ارادہ کرے کہ قرآن شریف کو دنیا سے نابود کر دے تو وہ ہرگز نہیں کر سکتی کیونکہ مسلمان، چونکہ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور اپنے پاس ضرور قرآن شریف کے کچھ نہ کچھ نسخے رکھتے ہیں۔ اور تمام دنیا پر کسی ایک بادشاہ کی حکومت ہو ہی نہیں سکتی۔ اسلیئے ایسا بھی نہیں ہو سکتا۔ اس کے مقابلہ میں اور کئی مذہب ہیں جو صرف ایک ایک ملک کی چار دیواری میں گھرے ہوئے ہیں۔ اور ان کی مذہبی کتب کی اشاعت اسی ایک ہی ملک کے اندر محدود ہے۔ وہ مٹائے جا سکتے ہیں۔ ان کی کتابیں نابود ہو سکتی ہیں۔ پھر اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ قرآن شریف کے نسخوں کو (خدانخواستہ) کوئی نابود کر سکتا ہے تو بھی ہو بہو قرآن شریف دنیا میں موجود ہو سکتا ہے۔ کیونکہ لاکھوں حافظ موجود ہیں۔ ان باتوں کو دیکھ کر ماننا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کی ظاہری حفاظت کے لیئے ایسے اسباب مہیا فرما دئے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے ناممکن ہے کہ کسی وقت قرآن شریف کی حفاظت میں نقص آسکے۔ جب ظاہری حفاظت اس درجہ تک مضبوط ہے تو یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کے مطلب اور نکات کی بھی ضرور حفاظت کی ہوگی۔ اور ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ قرآنی مطالب کو بگاڑنے والی باتیں اسمیں داخل ہو کر مخلوقات کے گمراہ کرنے کا موجب ہوتی رہیں۔ کہا جا سکتا ہے کہ قرآن شریف ہمارے پاس موجود ہے۔ اسلیئے جو کچھ اسمیں لکھا ہے وہ ہم خود سمجھ سکتے ہیں لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف کتاب کا موجود ہونا کچھ فائدہ نہیں دے سکتا تاوقتیکہ اسکے مطالب کے بتانے والا بھی کوئی موجود نہ ہو۔ اگر ایک لڑکے کے سامنے ایک ایسی کتاب رکھدی جائے جس میں بڑے نصائح اور عمدہ باتیں درج ہوں۔ تو وہ اِس سے کچھ بھی فائدہ نہ حاصل کر سکیگا کیونکہ جب وہ اسے پڑھ ہی نہیں سکتا تو فائدہ کیسا۔ یہی حال قرآن شریف کا ہے۔ جبکہ وہ ایسے آدمیوں کے سامنے ہو۔ جو کہ اس کے حقایق مطالب سے واقف نہیں ہو سکتے۔ یہ لوگ تو اسوقت تک کچھ بھی نہیں سمجھ سکتے۔ جب تک کہ انہیں سمجھانے والا کوئی نہ ہو۔ مثلاً قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اپنے نیک اور فرمانبردار بندوں سے یہ سلوک کرتے ہیں۔ یہ انعام دیتے ہیں۔ ان کی اسطرح مدد کرتے ہیں۔ ان کے دشمنوں کو اسطرح ذلیل کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن جب تک کوئی شخص کھڑا ہو کر یہ نہ کہے کہ مجھ سے خدا تعالیٰ کے یہ وعدے پورے ہوئے ہیں۔ آؤ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔ اس وقت تک قرآن کی سمجھ آنی مشکل ہے۔ پس اسطرح قرآن شریف کے سمجھانے والے کو مجدد [illegible] کہتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ میری اُمت میں ایسا کرے گا۔ اور ضرور کریگا کہ ہر صدی کے سر پر ایسے آدمی بھیجتا رہے گا۔ جو قرآن شریف لوگوں کو سمجھائیں گے۔ اور وہ غلط باتیں جو اسمیں شامل ہو گئی ہونگی ان کو دُور کریں گے۔ اور اسلام کی صاف اور روشن تعلیم لوگوں کو سکھائیں گے اب جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں۔ تو اسکے متعلق دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ کوئی (نعوذ باللہ) کہدے کہ آپ نے غلط کہا ہے۔ اور دوسری یہ کہ درست کہا ہے۔ جو غلط کہے گا۔ وہ تو مسلمان ہی نہیں۔ اسلیئے اِس معاملہ میں اس سے ہماری گفتگو نہیں ہو سکتی۔ اور جو یہ کہتا ہے کہ آپ نے جو کچھ فرمایا درست فرمایا اسکو چاہیئے کہ پھر اس صدی کا مجدد تلاش کرے۔ اور معلوم کرے۔ کہ کوئی ایسا انسان اگر اسکو دو یا دو سے زیادہ مجددیت کے دعویدار ملیں۔ تب تو فیصلہ کرنے میں اسے کسی قسم کی مشکل ہو سکتی ہے لیکن جب ایک ہی دعویدار ہو۔ اور زمین و آسمان بھی اسی کی تائید میں گواہی دے رہے ہوں۔ تو متلاشیٔ مجدد کے لیئے اسکے ظل عاطفت میں آنے سے کوئی چیز روک نہیں ہو سکتی۔ بشرطیکہ وہ متلاشیٔ حق ہو۔ اب ہر ایک مسلمان کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس زمانہ میں کوئی ایسا انسان ہے جو دعوے کرتا ہے کہ میں مجدد ہوں۔ اگر ہے۔ اور اسکے سوا اور کوئی دعویدار نہیں۔ تو ضروری ہوا کہ اسکو بعد چون و چرا مان لیا جائے۔ اور جو اسے نہیں مانتا اسے غور کرنا چاہیئے کہ وہ کس طرف جا رہا ہے۔ اور کیا بن گیا ہے۔ کیونکہ اس نے ایک ایسے شخص کے ماننے سے انکار کیا ہے۔ اور پہچاننے میں کوتاہی کی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے پورا کرنے والا۔ اور دین اسلام کی تجدید کرنے والا ہے بعض نادان کہتے ہیں کہ جب تم مرزا صاحب کو اس صدی کا مجدد کہتے ہو تو پہلی صدیوں کے مجددوں کے نام بھی بتلاؤ۔ تاکہ ہم مرزا صاحب کو مان لیں۔ جبکہ پہلے کسی مجدد کا ہمیں پتہ نہیں تو مرزا صاحب کو کس طرح مانیں۔ لیکن یہ نادان اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ کا الزام لگا رہے ہیں۔ کیونکہ آپ تو فرماتے ہیں کہ اللہ ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجیگا۔ لیکن یہ کہتے ہیں۔ کہ اسوقت تک کوئی نہیں آیا اگر کوئی آیا ہے تو اسکا نام بتلایئے۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا غلط نکلا۔ اگر یہ لوگ کچھ بھی غور و فکر سے کام لیتے تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا۔ وہ بالکل درست فرمایا ہے۔ اور ضرور پہلی صدیوں میں بھی مجدد آئے ہوں گے اگر ان کے نام ہمیں معلوم نہیں۔ تو نہ ہوں۔ کیونکہ ان سے واقف ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اپنے زمانہ کے مجدد سے واقف ہونا اور اسکو ماننا ہمارے لیئے ضروری ہے جسطرح اسوقت اگر کسی کو کسی ایسے نبی کا نام معلوم نہیں۔ جسکا ذکر قرآن شریف میں نہیں آیا۔ تو اسکے نہ جاننے

کی حیثیت سے وہ کافر نہیں ہو جاتا۔ لیکن اگر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا نہ تا جھوڑ دے تو کوئی مسلمان نہیں کہیگا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مان کر ہی انسان مسلمان ہو سکتا ہے۔ اور باقی تمام انبیاء کا ماننا اسی میں آجاتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی گزشتہ مجددین کو نہیں جانتا تو کوئی حرج نہیں البتہ اسکے لیئے اپنے زمانہ کے مجدد کو ماننا ضروری اور لازمی ہے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی ڈپٹی کمشنر ایک آدمی کو حکم دے۔ اور وہ اسکے ماننے سے اسلیئے انکار کر دے کہ چونکہ میں آپ سے پہلے ڈپٹی کمشنروں کو نہیں جانتا۔ اسلیئے آپ کو بھی نہیں مان سکتا۔ ہرگز نہیں۔ اسے تو کہا جائے گا کہ تم موجودہ حاکم کا حکم مانو۔ پہلوں سے تمہیں کیا۔ غرض اسی طرح ہر ایک مسلمان کے لیئے ضروری ہے کہ اس صدی کے مجدد حضرت مرزا صاحب ہیں۔ اِن کا ماننا ہر ایک مومن کے لیئے ضروری ہے۔ پھر جب حضرت صاحب کو مجدد مان لیا تو جو کچھ آپنے کہا وہ بھی سچ سمجھ کر ماننا ہوگا۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی کہے کہ میں مجدد تو مان لیتا ہوں لیکن آپکے دعوے نبوت اور رسالت کو نہیں مان سکتا۔ کسی کا یہ کہنا اسی طرح ہے جس طرح کوئی کہے کہ میں رسول کریم صلعم کو خدا کا نبی تو مانتا ہوں مگر قرآن شریف کی نسبت جو آپ کہتے ہیں کہ خدا کا کلام ہے اسکو میں نہیں مان سکتا۔ ایسا کہنے والا نادان اور سخت نادان ہے کیونکہ جب ایک انسان سچا اور خدا کا پیارا ثابت ہو گیا تو جو کچھ وہ کہے گا سچ ہی کہے گا۔ اور اس کا قول ماننا ضروری ہوگا۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحب کو مجدد مان کر آپکے سب دعاوی کو ماننا پڑے گا ♦

حضرت مسیح موعود کی نبوت

اب میں آپکو بتاتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کس طرح نبی تھے حضرت صاحب نے نبی ہونے کا دعوٰی کیا ہے۔ اسلیئے ایک ایسا شخص جو آپ کو مجدد مانتا ہے اسکو چاہیئے کہ آپکے اس دعوٰی کو فوراً مان لے۔ کیونکہ جو انسان خدا کی طرف سے دین کی تجدید کے لیئے آتا ہے۔ وہ کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا۔ پھر اگر وہ اپنی طرف سے یہ دعوٰی کرے۔ تو بھی احتیاط کی ضرورت ہو سکتی ہے لیکن جب خدا تعالی کی طرف سے الہاماً اسے نبی کہا جائے۔ تو پھر شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر اسکے یہ الہام سچے ہیں تو سارے سچے ہوں گے۔ اور اگر ان میں غلطی کا احتمال ہو سکتا ہے تو پھر اسکی کوئی بات بھی قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت خدا تعالی فرماتا ہے کہ تم تمام انسانوں کیطرف بھیجے گئے ہو۔ آپ سے پہلے کوئی ایسا نبی نہیں آیا جو تمام دنیا کی طرف بھیجا گیا ہو۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ درحقیقت آپ تمام دنیا کی طرف تھے۔ کیوں مانتے ہیں۔ اسیلیئے کہ خدا تعالے کی طرف سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم سنایا جسطرح کسی کو اسکے ماننے سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر حضرت مرزا صاحب خود بخود دعوے کرتے۔ تو اور بات تھی۔ لیکن جب خدا تعالی کی طرف سے آپکو نبی کہا گیا۔ تو پھر معاملہ صاف ہے اور ماننا ضروری۔ اب ایک سوال رہ جاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے۔ پھر آپکے بعد کوئی نبی کس طرح آ سکتا ہے؟ آپ یہ بتایئے کہ آپ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ تو اسلیئے کہ آپ کی عزت ہو۔ یا (نعوذ باللہ) ذلت۔ آنحضرت سے پہلے حضرت موسیٰ وغیرہ انبیاء کو کیوں یہ درجہ نہیں دیتے اسی لیئے کہ آنحضرت کی شان ان سے بہت بلند تھی۔ اور خدا تعالی نے آپکو سب نبیوں سے بڑا بنایا تھا لیکن بتایئے کہ آپکے نزدیک بڑا وہ ہوتا ہے جس کے ماتحت بڑے بڑے لوگ ہوں یا وہ جسکے ماتحت کوئی نہ ہو۔ بڑا وہی ہوتا ہے جس کے ماتحت بھی بڑے ہوں۔ مثلاً ایک تحصیلدار ہے۔ اور ایک ڈپٹی کمشنر۔ تو ڈپٹی کمشنر اسی لیئے تحصیلدار سے بڑا ہے کہ اسکے ماتحت کئی تحصیلدار ہیں۔ ماتحتوں کے بڑے ہونے سے افسر کا درجہ معلوم ہوتا ہے۔ کبھی کوئی اپنی بڑائی کا اس طرح اظہار نہیں کرتا کہ میں اتنا بڑا آدمی ہوں کہ چالیس پچاس چوہڑے (بھنگی) میرے ماتحت کام کرتے ہیں۔ بلکہ اپنی بڑائی کے بنانے کے لیئے یہی کہا جاتا ہے کہ میں اتنا بڑا آدمی ہوں کہ فلاں فلاں بڑے آدمی میرے ماتحت ہیں۔ اور دنیا میں یہی بڑائی کا معیار ہے لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑائی عجیب طرح پر ثابت کیجاتی ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسےٰ کی اُمتوں سے تو نبی ہو سکتے ہیں مگر آنحضرت صلعم کی امت سے کوئی خدا کا پیارا اور نبی نہیں ہو سکتا۔ کیا یہی بڑائی کی تعریف ہے؟ کوئی کہے کہ ہمارے سکول کا استاد ایسا لائق ہے کہ اسکے شاگردوں میں سے کوئی لڑکا بھی پاس نہیں ہوتا۔ کیا یہ اسکی لیاقت کا ثبوت ہے۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلعم کی اس طرح بڑائی ثابت نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالی نے آپ کو خاتم النبیین فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نبیوں کی مہر ہیں۔ یعنی جس کی آپ تصدیق کر دیں وہ سچا نبی ہے۔ خواہ کوئی نبی آپکے بعد آئے یا پہلے کا ہو ہاں پہلے جو نبی ہوئے ہیں ان کے لیئے یہ ضروری نہ تھا۔ کہ وہ کسی نبی کی پیروی کر کے نبوت کا درجہ حاصل کریں لیکن آپکے بعد میں آنے والے نبی کی نسبت یہ ضروری قرار دیا گیا۔ کہ آپ کی شریعت اور آپ کی غلامی کے طفیل نبی بنے۔ اور اسطرح آپکے درجہ کو خدا تعالی نے پہلے تمام نبیوں سے بلند کیا۔ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس بڑائی اور عظمت کے قائل ہیں کہ آپ کی امت میں جو نبی ہوگا وہ آپ کی شریعت پر چلنے والا۔ اور آپ کی تصدیق سے ہوگا۔ خدا تعالی نے آپ کی شان کو بلند کرنے کے لیئے یہ شرط لگا دی ہے۔ چونکہ حضرت مرزا صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر چلنے والے اور آپ کی تصدیق کی مہر رکھنے والے تھے اسلیئے خدا تعالی کے سچے نبی تھے ♦

ظل اور بروز کی حقیقت پر ایک فیصلہ کن بحث

ہمیں نہایت افسوس سے اس امر کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ غیر مبائعین نے ظل اور بروز کی حقیقت پر ایسی بے ہودہ اور لغو بحث کی ہے جو کسی عقلمند کے لیئے ذرہ بھر بھی قابل سماعت نہیں ہو سکتی۔ بروز کے معنے ایسے کیئے گئے ہیں جس سے اس مسئلہ پر نہایت گندہ حملہ ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ مسئلہ حضرت مسیح موعود کے نزدیک تمام آسمانی کتابوں کا متفق علیہ مسئلہ ہے۔ کہتے ہیں کہ ظل کے معنی ایسے سایہ یا تصویر کے ہیں۔ جو کسی دیوار پر یا کسی کاغذ پر کسی نقاش یا فوٹو گرافر سے کھچوایا جاوے مگر ہم بڑے زور سے کہتے ہیں کہ ظل کے ان معنوں پر حصر کرنا پرلے درجہ کی نادانی ہے آپ سوالات کرتے ہیں کہ اصل سے تصویر کو کیا مناسبت۔ اور عکس کو وجود یا وجود کے کمالات کس طرح سے مل سکتے ہیں۔ ظل لاشئے ہے۔ اسکو ہم کسطرح حقیقت قرار دے سکتے ہیں لیکن ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا ہمارے نزدیک ظل کے وہ معنی جو تم کرتے ہو مسلم ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ خدا کو انسان پر قیاس کر لینا قیاس مع الفارق ہے۔ دیکھو ہم مانتے ہیں کہ انسانی بنی ہوئی تصویر میں اصل کے کمالات ہرگز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ انسان میں یہ قدرت نہیں کہ وہ اصل وجود کے کمالات بھی اسکے ظل میں رکھ سکے۔ مگر مسیح موعود کو جامع کمالات محمدیہ بنانے والا یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بروزی تصویر بنانے والا وہ ذات ہے جسمیں یہ سب قدرتیں ہیں کہ وہ اصل کے کمالات اسکی بروز کی تصویر میں بھی رکھ دے۔ کیا یہ خدا کی قدرت سے بعید ہے۔ کہ ایک شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا بروز کامل ٹھیرا کر اسمیں صاحب کمالات جمع کر دے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں تھے۔ پھر ایسا کرنا اسکے کسی وعدہ کے برخلاف بھی نہیں بلکہ خدا کا یہ ایک حتمی وعدہ ہے کہ میں آخری زمانہ میں ایک بروز محمدی جامع جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ مبعوث کروں گا۔ جیسا کہ آیت کریمہ وآخرین منھم سے ظاہر ہے۔ پس افسوس اُس قوم پر جو خدا تعالیٰ کے وعدوں کو جھٹلاتی ہے اور محض اپنے نفس کی پیروی سے ظل اور بروز کے وہ معنی کرتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی شان کے برخلاف اور مسیح موعود کی تحریرات کے بالکل برعکس ہیں۔ اب ہم ذیل میں حضرت مسیح موعود کے حوالوں سے ثابت کرتے ہیں کہ بروز اور ظل کے مناسب معنی کیا ہیں:۔

(اوّل) حضرت مسیح موعود نے ظل کے معنی خود وہی وجود قرار دیئے ہیں یعنی بروزی وجود خود وہی وجود قرار دیا ہے۔ جیسے کہ فرمایا:۔

"بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے" (ایک غلطی کا ازالہ)

اس جگہ بروزی وجود کو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا تو ظل اور بروز کو خود وہی شخص قرار دیا گیا ہے اور ان معنوں کی لغت بھی تائید کرتی ہے لغت میں ظل کے معنی لکھے ہیں من کل شیٔ شبیہ منه و لھیم لا یفارق ظلّی ظلّك ۔ اے سوادی سوادک یعنی میں تجھ سے جدا نہیں ہونگا۔ اسجگہ ظل کے معنی سایہ کے نہیں بلکہ خود اسی شخص کو ظل کہتے ہیں جسکے لیئے یہ لفظ بولا جاوے بلکہ تصدیق میں ایک شاعر کا ایک شعر بھی ہے سہ

لمّا نزلنا وقفنا ظل اخبیة ٭ یعنی ہم اترے تو ہم نے اپنے خیموں کو گاڑا۔ اب بتاؤ کیا کسی نے کبھی سایہ کو بھی گاڑا ہے۔ اب جبکہ ظل کے معنی خود اس شخص کے ہو گئے تو مسیح موعود کا بروزی نبی یا ظلی نبی ہونا کوئی قابل اعتراض بات نہیں رہتی۔ بلکہ اس سے آپکا خود نبی کا وجود ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جیسے کہ عکسی قرآن سے خود قرآن کا ہی ہونا ثابت ہوتا ہے یا جیسے کہ True copy سے خود اصل کا ہی ہونا ثابت ہوتا ہے

(دوم) حضرت مسیح موعود نے ظل کو بموجب معنی لغت ظل الشیٔ کنہہ یعنی شے کی حقیقت کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔ جیسے کہ فرمایا:۔

"بروزی تصویر پوری نہیں ہوسکتی جب تک کہ تصویر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمالات اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ اور چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے اسلیئے ضروری ہے کہ بروزی تصویر میں بھی وہ کمال نمودار ہو" (ایک غلطی کا ازالہ)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ بروزی تصویر کو شے کی اصل حقیقت میں پیش کیا ہے پس بروزی اور ظلی نبی ہونے کے یہ معنی ہیں۔ کہ نبوت کے صحیح اور حقیقی معنوں میں نبی ٭

(سوم) حضرت مسیح موعود نے بروز کے لفظ کو محض تناسخ کے مفہوم کو رد کرنے کیلیے استعمال کیا ہے جیسے کہ فرمایا "یاجوج ماجوج کے وقت ایک طور سے رجعت ہو گی یعنی گزشتہ لوگ جو مر چکے ہیں ان کے ہم مشرب اور ہمنام لوگ پیدا ہونگے۔ اسی طرح جو لوگ ان سے اکمل مشابہت پیدا کرلیں گے کہ گویا وہی آ گئے۔ ..... غرض تمام نبیوں کے نزدیک زمانہ یاجوج ماجوج کا زمانہ رجعت کہلاتا ہے یعنی رجعت بروزی نہ کہ رجعت حقیقی اگر رجعت حقیقی ہو تو پھر سب کو حقیقی چاہیئے نہ صرف حضرت عیسیٰ ہی کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رجعت تو بروزی طور پر مہدی کے لباس میں ہو۔ اور عیسےٰ کی رجعت واقعی طور پر" (نزول المسیح صفحہ ۵)

پس یہاں رجعت بروزی اور رجعت حقیقی میں مابہ الامتیاز بات صرف یہی ہے کہ کوئی اپنے خاکی وجود کے ساتھ پھر نہیں آ سکتا جیسا کہ حضرت عیسےٰ کی شان میں ہے لیکن اپنی بروزی وجود کے ساتھ آ سکتا ہے جسکے یہ معنی ہیں کہ کوئی ایسی کامل اور اتم مشابہت پیدا کرلے۔ کہ اسکا ہونا گویا وجود اصلی کا ہونا تسلیم کرلیا جاوے پس یہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود نے بروز سے مراد تناسخ کے مفہوم کے برعکس لی ہے یعنی آپ نے روحانی حقیقت پر زور دینے کے لیئے اور جسمانی اور ظاہری حقیقت سے انکار کرنے کے لیئے بروز کا لفظ استعمال کیا ہے ورنہ بروزی حیثیت میں صاحب بروز اور موعود بروز ایک ہی ہوتے ہیں یعنی کمالات کے اعتبار سے ایک گو جسم کے لحاظ سے بلحاظ شخص ہونے کے تو آپس میں غیر ہیں۔ بلحاظ شخصیت کے غیر نہیں۔ بلحاظ روح اور جسم حقیقی کے تو غیر ہیں بلحاظ روحانیت اور کمالات اور بروزی وجود کے ایک ہی ہیں پس مسیح موعود نے جہاں کہیں یہ کہا کہ "میں بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں" تو اسکے یہ معنی ہیں کہ میں تناسخ کے رنگ میں تو نہیں مگر روحانی حقیقت میں وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ آپنے بہت کچھ بروزی طور پر لکھکر محض تناسخ کے رنگ کی نفی کی ہے۔ اصل حقیقت کی نفی نہیں کی ٭

(چوتھا) حضرت مسیح موعود نے بروزی حقیقت کو روحانی حقیقت کے معنوں میں لیا ہے جیسے کہ فرمایا۔

"جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں یا یوں کہنا چاہیئے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۲)

پھر فرماتے ہیں۔

"گو خدا نے مجھے یہ شرف بخشا ہے۔ اور میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی اور دونوں خونوں سے حصہ رکھتا ہوں لیکن میں روحانیت کی نسبت کو مقدم رکھتا ہوں جو بروزی نسبت ہے" (ایک غلطی کا ازالہ)

پس مسیح موعود کا یہ کہنا کہ میں بروزی طور پر نبی محمد مصطفےٰ ہوں یہ معنی رکھتا ہے کہ آپ روحانی حیثیت میں نبی اور رسول تھے اور آپ اندر آنحضرت صلعم والی ہی حقیقت رکھتے تھے جیسے کہ آنحضرت صلعم کی بیویاں روحانی حقیقت میں ہماری مائیں ہیں ٭

(پانچواں) ظلی کو فیض لینے کے معنوں میں استعمال کیا ہے جیسا کہ فرمایا "ظلی نبوت جسکے معنی ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

اب ظلی نبوت کے معنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے وحی پا لینے کے ہیں پس معلوم ہوا کہ ظلی معنی فیض یافتہ کے ہیں اسی لیئے ظلی نبی کے معنے محمدی فیض یافتہ نبی کے ہوئے اسجگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے کہ حضرت صاحب نے ظلی نبوت میں لفظ نبوت کو اسلامی اصطلاح کے معنوں میں لیا ہے بلکہ نبوت کے معنی یہاں مطلق وحی کے لیئے ہیں لیکن نبی کہلانے کیلئے کثرت مکالمہ و مخاطبہ و کثرت اظہار امور غیبیہ شرط ہے۔ الغرض یہاں سے یہ ثابت ہو گیا کہ ظل کے معنی فیض یافتہ ہونیکے ہیں ظلی نبی کے معنی فیض محمدی پر وہ نبی۔ سو ہم اللہ تعالیٰ کو شاہد ٹھیرا کر کہتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلعم کے فیض سے پروردہ نبی ہی مانتے ہیں اور یہی معنی ظلی نبی کے ہیں ٭

(چھٹا) حضرت مسیح موعود نے کبھی کبھی ظل کے لفظ کو محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور علو شان کے اظہار کیلئے استعمال کیا ہے جیسے کہ فرمایا "سچا شفیع میں ہوں۔ جو اس بزرگ شفیع کا سایہ یا ظل ہوں" اس جگہ سایہ یا ظل سے مراد اسکے اور کچھ بھی نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عالی تر نبی ہونے کی طرف اشارہ کیا جاوے ورنہ اگر ظل سے مراد ایک بے حقیقت چیز ہے تو بے حقیقت چیز کا سچا شفیع ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔

(ساتواں) پھر حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو ظل قرار دینے سے موضع ظل مراد لیا ہے یعنی اپنے آپکو آنحضرت صلعم کی روحانیت اور کمالات کی تجلی گاہ قرار دیا ہے جیسے کہ فرمایا:۔

"میری نبوت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ظل ہے اور بجز اسکے میری نبوت کچھ بھی نہیں۔ وہی نبوت محمدیہ ہے جو مجھ میں ظاہر ہوئی اور چونکہ میں محض ظل ہوں اور امتی ہوں لہذا اسے آنجناب کی اس سے کوئی کسر شان نہیں"

اسجگہ ظل یعنی موضع ظل یعنی آنحضرت صلعم کے کمالات کی تجلی گاہ اپنے آپکو قرار دیا ہے جیسے کہ عرب میں غریب لوگ کہتے ہیں ما اتوکه ترک الظبی ظلّہ یعنی موضع ظلہ۔ جسکا مطلب اسکا یہ ہے کہ میں اسکو اسطرح چھوڑونگا جسطرح ہرن اپنے سایہ کو چھوڑ دیتا ہے۔

(آٹھواں) پھر علاوہ اسکے ظلیت قرب کے معنوں میں بھی ظل استعمال ہوتا ہے۔ ان معنوں کے روسے بھی مسیح موعود نے اپنے آپکو آنحضرت صلعم کی ظلیت یعنی نہایت ہی قرب کے مقام میں پیش کیا ہے جیسے کہ فرمایا

"اسمیں ظلیت کے معنے نہایت قرب کے ہیں"۔

(نواں) پھر مسیح موعود نے بروزی ہونے کو نہایت ہی اکمل میں پیش کیا ہی یعنی نبی اور رسول ہونیکی وجہ پیش کی ہے جیسے کہ فرمایا "مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنا دیا" (ایک غلطی کا ازالہ)۔ اب دیکھو کس صفائی سے ثابت ہو کہ بروزی صورت کوئی قابل نفرت چیز نہیں بلکہ ایک ایسی قابل عزت اور قابل رشک چیز ہے جسے ایک امتی مقام نبوت و رسالت پر ممتاز کیا جاتا ہے گویا ایسا بن جاتا ہے کہ نبی کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے جیسے کہ فرمایا "مسیح موعود بروز کامل ہونے کی وجہ سے نفس نبی سے مستفیض ہو کر نبی کہلانے کا مستحق ہو گیا ہے" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۳) ٭ (خیال) بتاؤ کہ بروز کامل ہونا ایک نہایت

(دسواں) بروز محمد صلعم ہونا ایک صفت کے طور پر پیش کیا ہے جیسے کہ فرمایا۔ "آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم ..... سے ثابت ہوتا ہے کہ آنیوالی قوم میں ایک نبی ہوگا کہ وہ آنحضرت صلعم کا بروز ہوگا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷) ٭

یعنی ایسا نبی جس کی صفت میں یہ داخل ہے کہ بروز محمد صلعم ہو۔
(گیارھواں) پھر حضرت مسیح موعود نے ظل کو محل مقابلہ میں ایک چیز کو دوسری چیز سے درجہ میں کم ثابت کرنیکے لیے استعمال کیا ہے جیسے کہ فرماتے ہیں:۔
"حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اسکے ظل تھے"۔ (کشتی نوح)
اب یہاں پر صاف لفظوں میں دوسری سماوی کتابوں کے لیے ظل کا لفظ استعمال کیا ہے جس سے یہاں پر ایک تو محل مقابلہ ہے اور دوسرے ان کتابوں کو قرآن سے کم درجہ ثابت کرنا ہے۔ جس ظل سے مراد جو ہمارے مخالف لیتے ہیں۔ وہ لے لی جاوے تو دوسری کتابیں آسمانی کتابیں نہیں رہتیں اور انپر خدا کی کتابوں ہونیکا حقیقی اطلاق نہ ہونا چاہیے۔ فتدبروا ✦

(بارھواں) پھر حضرت مسیح موعود نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی بروزی نبی قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا:۔ "چونکہ تکمیل ہدایت کے لیے آنحضرت صلعم نے دو بروزوں میں ظہور فرمایا تھا۔ ایک بروز موسوی دوسرے بروز عیسوی" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹) اب کیا حضرت نبی کریم بروز موسوی اور عیسوی ہونے کی وجہ سے معاذ اللہ واقعی نبی نہ تھے؟

(تیرھواں) حضرت مسیح موعود نے ان ہی معنوں میں اپنے آپ کو بروز قرار دیا ہے۔ کہ جیسا کہ یشوع حضرت موسےٰ کا بروز تھا۔ جیسے کہ فرمایا:۔
"آنحضرت صلعم مسیح موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ کا یشوع بروز تھا"۔ (ایک غلطی کا ازالہ)
اسی طرح یشوع نبی کو موسیٰ علیہ السلام کا بروز قرار دیا گیا ہے تو پھر کیا یشوع نبی نہ تھا۔

(چودھواں) حضرت یحییٰ حضرت الیاس کے بروز تھے جیسا کہ فرمایا:۔
"حضرت مسیح نے حضرت یوحنا یعنی یحییٰ نبی کو مجازی طور پر یعنی بروزی طور پر ایلیا نبی قرار دیا"۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۵)

حضرت مسیح موعود کا یہ فرمانا کہ آنحضرت صلعم بھی خود بروزی نبی تھے یشوع نبی خود بروزی نبی تھا حضرت یحییٰ بھی مجازی اور بروزی نبی تھے کیا تمہارے لیے حجت ہے یا نہیں۔ اگر ان نبیوں کو بوجہ بروزی ہونے کے تم لوگ واقعی نبی مانتے ہو۔ تو کیا وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود جسکے نبی اللہ ہونے کے بارے میں خدا اور رسول کی تصدیق موجود ہے۔ بوجہ بروزی یا ظلی ہونے کے نبی نہ ہوں۔ وہ بھی یقیناً نبی تھے ہاں ہم مانتے ہیں کہ چونکہ وہ مورد بعثت ثانی ہونیکی وجہ سے نبی خاتم الانبیاء ہی تھے۔ جنکا آنا بروزی صورت میں ہی ممکن ہے۔ نہ کہ حقیقی صورت میں یعنی تناسخ کے رنگ میں اسلیئے وہ یقیناً نبی ہیں۔ اور ایسا نبی نہ کوئی ہے دنیا میں سوائے نبی کریم کے پیدا ہوا اور نہ کوئی آئندہ پیدا ہونے کا وعدہ ہے۔ والسلام ✦

(خاکسار محمد سعید سعدی)

فہرست وصایا

(۱۲۵)

(بقیہ ماہ اپریل مئی جون)

۹۱۸ رفیع الدین ولد حکیم سراج الدین صاحب ساکن ٹدھرانجھا ضلع شاہ پور ۱/۱۰ ۔ تنخواہ عـــــ۱۲ روپیہ کا ماہ بماہ ✦

۹۱۹ عبدالعزیز و غلام محمد لون ساکن ہلا نپور ضلع شاہپور ۹ بیگہ زمین کا زندگی میں ورنہ بعد وفات دسواں حصہ اراضی کا ✦

۹۲۰ مسماۃ خدیجہ بی بی زوجہ حافظ محمد امین ساکن نکودر ضلع کامل پور ۱/۱۰ زیور ۵ روپے کا داخل کر دیا اور بعد وفات دسواں حصہ متروکہ جائداد کا ✦

۹۲۱ محمد امین ولد میاں علم دین آوان ساکن نکودر ضلع کامل پور ۱/۱۰ جائداد متروکہ کا بعد وفات ✦

۹۲۲ مسماۃ رحیم بی بی بنت فضل محمد کمہار ہرسیاں ضلع گورداسپور ۱/۳ جائداد معہ مہر مبلغ ۲۴ روپے کا اور بعد وفات معہ زائد متروکہ جائداد کا ✦

۹۲۳ عائشہ زوجہ چودھری حاکم علی ساکن قادیان ضلع گورداسپور ۱/۱۰ جائداد معہ مہر ؎ روپے کا اور بعد وفات معہ زائد جائداد متروکہ کا ✦

۹۲۴ مسماۃ کرم بھری بنت نتھو کمہار ساکن قادیان ضلع گورداسپور ۱/۳ جائداد معہ مہر ۵ روپے کا اور بعد وفات معہ زائد جائداد متروکہ کا ✦

۹۲۵ وزیر محمد ولد میاں غلام محمد ساکن لاہور کلرک دفتر پوسٹماسٹر جنرل لاہور ۱/۱۰ اپنی موجودہ تنخواہ ۵ روپے ماہوار کا۔ اور بعد وفات زائد متروکہ جائداد کا ✦

۹۲۶ مسماۃ بڈھو بنت عبدالسبحان موچی ساکن سیکھواں ضلع گورداسپور ۱/۱۰ ۔ ۵ روپے زندگی میں اور دسواں حصہ بعد وفات متروکہ جائداد ثابت شدہ کا ✦

۹۲۷ عبدالسبحان ولد ساون موچی ساکن سیکھواں ضلع گورداسپور ۱/۱۰ ۔ ۵ روپے زندگی میں اور دسواں حصہ بعد وفات متروکہ جائداد ثابت شدہ کا ✦

۹۲۸ مسماۃ رحیمہ بی بی زوجہ عبدالرحمٰن موچی ساکن سیکھواں ضلع گورداسپور ؎ زندگی میں اور دسواں حصہ بعد وفات متروکہ جائداد ثابت شدہ کا ✦